لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ
تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ
حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ ۚ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ
اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ
الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ
شَهِیْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا
مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾

وقف جبریل

(92) اے ایمان والو! تم نیکوکاروں کے ثواب اور مرتبے کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک اللہ کی راہ میں اپنے وہ مال خرچ نہ کرو جو تم محبوب رکھتے ہو۔ اور تم جو چیز بھی خرچ کرو گے، تھوڑی ہو یا زیادہ، تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری نیتیں اور اعمال خوب جاننے والا ہے اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی ضرور جزا دے گا۔

(93) تمام پاکیزہ کھانے بنی اسرائیل کے لیے حلال تھے۔ ان میں سے کوئی کھانا بھی ان پر حرام نہیں کیا گیا سوائے ان کھانوں کے جنھیں تورات کے نزول سے پہلے یعقوب علیہ السلام نے خود پر حرام کر لیا تھا۔ ایسا نہیں جیسا کہ یہود دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی حرمت تورات میں ہے۔ اے نبی (ﷺ)! ان سے کہیں کہ اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر بتاؤ کہ کہاں ہے؟ ان سے تورات لانے کو کہا گیا تو وہ لاجواب ہو گئے اور اسے لے کر نہ آئے۔ یہ یہود کے تورات کے بارے میں جھوٹ گھڑنے اور اس کے مضامین میں ردوبدل کرنے کی واضح مثال ہے۔

(94) جس نے اس واضح ثبوت کے بعد بھی کہ یعقوب علیہ السلام نے جو کچھ حرام قرار دیا تھا وہ ازخود اپنے لیے حرام کیا تھا، اللہ کی طرف سے نہیں تھا، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا تو وہی لوگ دلیل کے واضح ہو جانے کے بعد حق چھوڑ کر خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ٹھہرے۔

(95) اے نبی (ﷺ)! کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کے بارے میں جو خبر دی ہے اس میں سچ فرمایا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا اور جو شرعی قانون ٹھہرایا، اس میں بھی سچ ہی فرمایا ہے، لہٰذا تم دینِ ابراہیم کی پیروی کرو۔ بلاشبہ وہ تمام دینوں کو چھوڑ کر دینِ اسلام کی طرف مائل تھے اور انھوں نے کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

(96) بے شک روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے تمام لوگوں کے لیے پہلا گھر جو تعمیر کیا گیا، وہ بیت اللہ الحرام ہے جو مکے میں ہے۔ وہ بے انتہا مبارک گھر ہے اور بہت سے دینی و دنیاوی فوائد کا مرکز ہے اور اس میں تمام دنیا والوں کے لیے ہدایت ہے۔ (97) اس گھر میں کئی واضح علامتیں اور نشانیاں ہیں جو اس کے شرف و فضل پر دلالت کرتی ہیں، جیسے مناسک اور مقامات۔ ان علامات میں سے وہ پتھر بھی ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی دیواریں تعمیر کی تھیں۔ ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے، اس کا خوف جاتا رہتا ہے اور اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔ مناسکِ حج کی ادائیگی کے لیے جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی قدرت رکھتا ہو اس پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا قصد کرنا فرض ہے اور جس نے فریضۂ حج کا انکار کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کافر سے اور دیگر تمام دنیا سے بے پروا ہے۔ (98) اے نبی (ﷺ)! آپ کہہ دیں: اے اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ! تم نبی کی صداقت کے قطعی اور دوٹوک دلائل کا انکار کیوں کرتے ہو، حالانکہ ان میں سے بعض دلائل کا ذکر تورات اور انجیل میں بھی ہے؟! اللہ تمھارے اس عمل سے اچھی طرح مطلع اور واقف ہے، وہ اس پر گواہ بھی ہے اور جلد تمھیں اس کی سزا بھی دے گا۔

(99) اے نبی (ﷺ)! کہہ دیں: اے اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ! تم لوگوں میں سے اس شخص کو جو اللہ پر ایمان لایا، اللہ کے دین سے کیوں روکتے ہو؟ تم اللہ کے دین کو حق سے باطل کی طرف اور اس کے پیروکاروں کو ہدایت سے ہٹا کر گمراہی کی طرف لگانا چاہتے ہو، حالانکہ تم اس بات کے گواہ ہو کہ یہ دین سچا ہے اور جو کچھ تمھاری کتابوں میں ہے، اس کی تصدیق کرتا ہے۔ جو کفریہ اعمال تم کر رہے ہو، اللہ تعالیٰ ان سے غافل نہیں اور تمھارا اللہ کی راہ سے روکنا بھی اس کے علم میں ہے۔ عنقریب وہ تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔ (100) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی کرنے والو! اگر تم اہل کتاب، یہود و نصاریٰ کے کسی گروہ کی باتوں میں آ کر ان کی اطاعت کرو گے اور ان کے خود ساختہ باطل نظریات کو قبول کر لو گے تو وہ تمھیں اپنی گمراہی اور حسد کی وجہ سے ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹا دیں گے۔

فوائد: ❀ یہود کا اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں پر جھوٹ باندھنا اور اس جھوٹ کی ایک مثال ان کا یہ دعویٰ ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے جو بعض کھانے حرام قرار دیے تھے، ان کا حکم تورات میں نازل ہوا تھا۔ ❀ عبادت کی جگہوں میں سے سب سے عظیم اور شرف و عزت والی جگہ بیت اللہ الحرام ہے۔ وہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے بنایا گیا۔ اس کی کچھ خصوصیات ہیں جو کسی دوسرے گھر کی نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے حج کی فرضیت کو نہایت تاکیدی الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ
وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ يٰۤاَيُّهَا 10 ع 10 1
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٥﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ
فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾

(101) تم اللہ پر ایمان لانے کے بعد کیسے کفر کرتے ہو، حالانکہ تمھارے پاس ایمان پر ثابت رہنے کا سب سے بڑا ذریعہ موجود ہے؟ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر تلاوت کی جاتی ہیں اور اس کے رسول محمد ﷺ تمھارے لیے ان کی وضاحت کرتے ہیں۔ جو کوئی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت تھامے گا، اللہ تعالیٰ اسے ایسے سیدھے راستے پر چلا دے گا جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

(102) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اپنے رب سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور وہ اس طرح کہ اس کے حکم مانو، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آجاؤ اور اس کے انعامات پر اس کا شکر ادا کرو اور اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھو یہاں تک کہ تمھیں موت آئے تو تم دین پر قائم ہو۔

(103) اے ایمان والو! کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لو اور کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کرو جو تمھیں فرقہ بازی میں ڈالے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر کیے گئے اس انعام کو یاد رکھو کہ اسلام سے پہلے تم کس طرح ایک دوسرے کے دشمن تھے اور معمولی باتوں پر لڑ پڑتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے تمھارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل واحسان سے تم ایک دوسرے کے دینی بھائی، باہم مہربان اور ایک دوسرے کے خیرخواہ بن گئے، جبکہ اس سے پہلے تم کفر کی وجہ سے آگ میں گرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے تمھیں اس سے بچا لیا اور ایمان کی ہدایت دی۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے یہ واضح کیا، اسی طرح تمھارے لیے اپنی وہ آیات بیان کرتا ہے جن میں تمھاری دنیا وآخرت کی بھلائی ہے تاکہ تم رُشد وہدایت کی راہ پاؤ اور استقامت کے راستے پر چل سکو۔

(104) اے ایمان والو! تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جس کے افراد ہر اس خیر کی طرف بلاتے ہوں جو اللہ کو پسند ہو اور ہر اس نیکی کا حکم دیتے ہوں جو شریعت کی نظر میں نیکی ہو اور عقل اس کی تحسین کرے اور وہ ہر اس برے کام سے روکتے ہوں جس سے شریعت نے منع کیا ہے اور عقل بھی اسے برا کہتی ہے۔ ان مذکورہ صفات کو اپنانے والے ہی دنیا وآخرت کی حقیقی اور مکمل کامیابی پانے والے ہیں۔ (105) اے ایمان والو! اہلِ کتاب کی طرح مت ہونا جنھوں نے تفرقہ بازی سے کام لیا تو وہ گروہوں اور ٹولیوں میں بٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلائل آجانے کے بعد بھی انھوں نے اپنے دین میں اختلاف کیا۔ ان لوگوں کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا عذاب ہے۔ (106) یہ عذابِ عظیم روز قیامت ان پر ٹوٹ پڑے گا جس دن ایمان والوں کے چہرے خوشی اور سعادت سے سفید اور روشن ہوں گے اور کافروں کے چہرے غم اور بدحالی سے سیاہ ہوں گے۔ اس عظیم دن جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوگئے، انھیں ڈانٹ ڈپٹ کے لیے کہا جائے گا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے ساتھ شرک نہ کرنے کے عہد وپیمان کی تصدیق اور اقرار کے بعد اس کے ساتھ کفر کیا ہے؟ پھر اب اللہ کے اس عذاب کا مزہ چکھو جو اس نے تمھارے کفر کرنے کی وجہ سے تمھارے لیے تیار کر رکھا ہے۔

(107) اور جن کے چہرے روشن ہوں گے، ان کا ٹھکانا نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، ایسی نعمتیں جو نہ ختم ہوں گی اور نہ بدلیں گی۔ (108) اے نبی! اللہ کے وعدہ ووعید پر مبنی یہ آیات جو ہم آپ پر پڑھتے ہیں، ان میں دی گئی خبریں بالکل سچی اور ان میں وارد احکام انتہائی عدل پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا والوں میں سے کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ کسی کو بھی عذاب نہیں دیتا مگر صرف ان برے اعمال پر جو اس نے کیے ہوں۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کی خواہشات کی پیروی اللہ کے دین سے دور کر کے گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

❀ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا اور ان کی راہنمائی پر کاربند رہنا، حق پر ثابت قدمی کا اور افتراق وانتشار اور گمراہی سے بچنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ❀ اس امت میں عقائد کے بارے میں اختلاف وانتشار پیدا کرنا سابقہ اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرنا ہے۔ ❀ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا واجب ہے کیونکہ اسی پر امت کی کامیابی کا انحصار ہے اور یہی امت کی امتیازی علامت ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝۱۰۹ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ
اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۱ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا
ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۱۱۲ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ
الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَ
ھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝۱۱۳ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۱۴ وَمَا يَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵

11 ع 8 2

(109) اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پیدا بھی اسی نے کیا اور حکم بھی اسی کا چلتا ہے اور تمام مخلوقات کے معاملات بھی اسی ذات عالی کی طرف لوٹیں گے اور وہ ہر ایک کو اس کے استحقاق کے مطابق بدلہ دے گا۔

(110) اے امتِ محمد! تم اپنے ایمان و عمل میں اور لوگوں کے لیے نفع بخش ہونے میں دوسری سب امتوں سے بہترین ہو۔ اس امت کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کے لیے پیدا کیا ہے۔ تم لوگوں کو ان نیک کاموں کا حکم دیتے ہو جن کی طرف شریعت نے رہنمائی کی ہے اور عقل نے بھی ان کی تحسین کی ہے اور تم ایسے برے کاموں سے روکتے ہو جن سے شریعت نے منع کیا ہے اور عقل نے بھی انھیں برا کہا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ پر ایسا پختہ ایمان رکھتے ہو جو عمل سے مزین ہوتا ہے۔ اگر اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ محمد ﷺ پر ایمان لے آتے تو یقیناً یہ ان کے لیے ان کی دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہوتا۔ اہلِ کتاب میں سے بہت تھوڑے ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لاتے ہیں جبکہ ان کی اکثریت اللہ کے دین اور شریعت سے نکل رہی ہے۔

(111) اے ایمان والو! یہودی جتنی مرضی تم سے دشمنی کر لیں، وہ تمھارے دین میں اور تمھارے وجود میں ہرگز تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے زبان سے اذیت دینے کے، جیسے دین کے حوالے سے زبان درازی کرنا اور تمھارا تمسخر اڑانا وغیرہ۔ اگر وہ تم سے لڑائی کریں گے تو تمھارے سامنے سے شکست کھا کر بھاگ جائیں گے اور تمھارے خلاف کبھی مدد نہ پائیں گے۔

(112) ذلت و رسوائی ان (یہود) کا مقدر بن چکی ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں گے، وہ ان کا پیچھا کرے گی، لہٰذا وہ امن سے نہیں رہیں گے سوائے اس کے کہ وہ مسلمانوں سے کوئی معاہدہ کر لیں یا اسلام قبول کر کے اللہ کی طرف سے امان پا لیں یا کسی سلطنت کی پناہ لے لیں۔ اور وہ (ماضی میں) اللہ کا غضب لے کر لوٹے تھے اور ہر طرف سے ان پر فقر و فاقہ اور محتاجی مسلط کر دی گئی تھی۔ یہ سب سزا انھیں اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے اور انبیاء علیہم السلام کو ظلم و زیادتی سے شہید کرنے کی وجہ سے ملی اور اس کا ایک سبب ان کی نافرمانی اور اللہ کی حدود کی پامالی بھی تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی اکثریت کا حال ذکر فرمایا تو ساتھ ہی ان کے اس گروہ کا بھی ذکر کر دیا جو حق پر پوری طرح قائم رہا، چنانچہ فرمایا:

(113) تمام اہلِ کتاب کی حالت یکساں نہیں بلکہ ان میں سے ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کی پاسداری کرتا ہے۔ وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اس کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔ یہ گروہ نبیٔ اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے تھا۔ ان میں سے جنھوں نے نبیٔ اکرم ﷺ کا زمانہ پایا، وہ آپ پر ایمان لے آئے۔

(114) وہ اللہ پر اور یومِ آخرت پر پختہ ایمان رکھتے ہیں، نیکی اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی اور شر سے منع کرتے ہیں۔ خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور نیکی کے مواقع کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ مذکورہ خوبیوں والے لوگ ہی اللہ کے ان بندوں میں سے ہیں جن کی نیتیں اور اعمال درست ہیں۔

(115) یہ لوگ چھوٹی یا بڑی جو نیکی بھی کریں، اللہ ان کے ثواب کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا اور نہ ان کے ثواب میں کوئی کمی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے جو اس کے احکام مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ ان کے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ اس امت کا امتیاز اور افضل امت ہونے کا اعزاز ایمان باللہ کے بعد اگر کسی وجہ سے اسے ملا ہے تو وہ اس کا نیکی کا حکم دینا اور گناہوں سے روکنا ہے۔

❀ اہلِ کتاب پر ذلت و رسوائی مسلط کرنے کا فیصلہ ان کے فسق و فجور، دین سے بے رخی اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد و پیمان توڑنے کی وجہ سے ہوا۔

❀ تمام اہلِ کتاب کی حالت ایک جیسی نہیں۔ کچھ اللہ کے حکموں کے پابند، اس کے دین کے پیروکار اور اس کی حدود کی پاسداری کرنے والے ہیں۔ ان کے لیے عظیم اجر و ثواب ہے لیکن یہ سب نبیٔ اکرم محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے تھا۔ (اب مسلمان ہونا شرط ہے۔)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿١١٦﴾
مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا
صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا
ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۖ وَدُّوا مَا
عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ
أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هٰٓأَنْتُمْ أُولَاءِ
تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهِ ۚ وَإِذَا لَقُوكُمْ
قَالُوا اٰمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ
قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِنْ
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا
بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۗ إِنَّ
12 ع 11 3 اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ
تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾

(116) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، ان کے مال اور اولادیں اللہ کے سامنے ان کا کچھ دفاع نہ کرسکیں گے نہ ان سے اس کا عذاب ہٹا سکیں گے نہ اس کی رحمت لاسکیں گے، بلکہ یہ چیزیں عذاب اور ان کی حسرت میں اضافے کا باعث ہی بنیں گی اور یہی لوگ آگ والے ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(117) یہ کافر خیر کے کاموں میں جو خرچ کرتے ہیں اور اس کے ثواب کی جو امید لگائے بیٹھے ہیں، اس کی مثال ایسی آندھی کی سی ہے جس میں شدید ٹھنڈک ہو، وہ ان لوگوں کی کھیتی پر چلی جنھوں نے اللہ کی نافرمانیاں کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اس نے ان کی کھیتی تباہ کرڈالی جبکہ وہ اس سے بہت زیادہ نفع کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ جس طرح اس آندھی نے ان کی کھیتی تباہ کردی اور وہ نفع بخش نہ رہی، اسی طرح کفر ان کے عملوں کا ثواب ضائع کردے گا جن کی یہ امید لگائے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا کیونکہ اس کی شان اس سے بہت اونچی ہے کہ وہ ظلم کرے بلکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کرکے اور اس کے رسولوں کو جھٹلا کر خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔

(118) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول (ﷺ) کی اتباع کرنے والو! مومنوں کے علاوہ دوسروں کو دلی دوست اور رازدار نہ بناؤ کہ اپنے راز اور خاص حالات انھیں بیان کرو۔ وہ تمھیں نقصان پہنچانے اور تمھارے حالات خراب کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ان کی ہمیشہ تمنا ہوتی ہے کہ کوئی ایسی چیز ان کے ہاتھ لگے جو تمھیں نقصان دے اور مشقت میں ڈالے۔ یہ نفرت اور دشمنی ان کی زبانوں سے ظاہر ہوچکی ہے کہ وہ تمھارے دین پر طعن اور تمھاری چغل خوری کرنے کے علاوہ تمھارے راز بھی افشا کرتے ہیں۔ ان کے سینے تم سے جو نفرت چھپائے ہوئے ہیں، وہ اس ظاہری دشمنی سے بھی زیادہ ہے۔ اے ایمان والو! یقیناً ہم نے تمھارے لیے ایسے واضح دلائل کھول کر بیان کردیے ہیں جن میں تمھاری دنیا و آخرت کی مصلحتیں ہیں، اگر تم اسے سمجھو جو تمھارے رب نے تم پر نازل کیا ہے۔ (119) خبردار، اے مومنو! تم ان لوگوں سے محبت کرتے اور ان سے خیر کی توقع رکھتے ہو جبکہ وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور نہ تمھارے لیے کسی بھلائی کی سوچ رکھتے ہیں بلکہ تم سے بغض رکھتے ہیں۔ تم ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور اس میں ان کی کتابیں بھی شامل ہیں اور وہ اس کتاب پر ایمان نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ پر اتاری ہے۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو منہ سے کہہ دیتے ہیں: ہم نے تصدیق کی اور جب تم سے الگ ہوکر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں تو غم و غصہ کے مارے اپنی انگلیاں چباتے ہیں کہ یہ مسلمان متحد کیوں ہیں اور اسلام کو اتنی عزت اور پذیرائی کیوں مل رہی ہے جبکہ وہ روز بروز ذلیل ہورہے ہیں۔ اے نبی! ان لوگوں سے کہہ دیں: تم اسی طرح جلتے رہو حتی کہ اس غم و غصے سے مرجاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں کے ایمان و کفر اور خیر و شر کو خوب جانتا ہے۔

(120) اے مومنو! اگر تمھیں دشمن پر فتح کی کوئی نعمت ملے یا تمھارے مال واولاد میں اضافہ ہو تو انھیں دکھ اور پریشانی لاحق ہوجاتی ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے کہ دشمن غالب آجائے یا مال و اولاد کا کوئی نقصان ہو تو وہ اس پر بڑے خوش ہوتے ہیں اور تمھاری مصیبت پر بغلیں بجاتے ہیں۔ اگر تم اللہ کے فیصلوں اور اس کی تقدیر پر صبر کرو اور اس کی ناراضی سے بچتے رہو تو ان کی سازشیں اور اذیتیں تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کی سازشوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ انھیں ضرور ناکام و نامراد کرے گا۔ (121) اور اے نبی (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب آپ دن کے آغاز میں میدانِ احد میں مشرکین سے لڑائی کرنے کے لیے مدینے سے نکلے اور پھر آپ مومنوں کو ان کے مقاماتِ جنگ پر تعینات کرنے لگے اور آپ نے ہر ایک کے لیے اس کی جگہ کا تعین کردیا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال کو خوب سننے والا، تمھارے افعال کو خوب جاننے والا ہے۔

فوائد: ❀ مومنوں کو کافروں سے دوستی کرنے، انھیں جگری یار اور ہم پیالہ و ہم نوالہ بنا کر ان کے سامنے مسلمانوں کے حالات اور راز ظاہر کرنے سے روکا گیا ہے۔ ❀ مومنوں سے کافروں کی عداوت کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی مصیبت و پریشانی پر خوش اور ان کی خوشحالی سے ناخوش ہوتے ہیں۔ ❀ کافروں کی چالوں اور ان کے مکر و فریب سے بچاؤ کے لیے صبر و استقامت اور بے خوفی کا مظاہرہ کارگر ہتھیار ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور قوت و مدد کے اسباب اختیار کرنا بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ
اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ
هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا
النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ ۙ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ (13 ع 9 4)
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۚ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ۚ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ع

(122) اے نبی! وہ معاملہ یاد کریں جو مومنوں کے دو گروہوں بنوسلمہ اور بنوحارثہ کے ساتھ پیش آیا جب انھوں نے کمزوری دکھائی اور اس وقت واپس جانے کا ارادہ کر لیا جب منافقین واپس جا رہے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ انھیں لڑائی کے لیے ثابت قدم رکھ کر اور انھیں ان کے ارادے سے پھیر کر ان کی مدد کرنے والا ہے۔ مومنوں کو ہر حال میں صرف اکیلے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا چاہیے۔

(123) اللہ تعالیٰ نے معرکۂ بدر میں مشرکین کے خلاف تمھاری مدد فرمائی، حالانکہ تم افرادی اور مالی قلت کی وجہ سے کمزور تھے، لہٰذا اللہ سے ڈرو تاکہ تم اس کے انعامات کا شکر ادا کرو۔

(124) اے نبی (ﷺ)! اس وقت کو یاد کریں جب بدر کے معرکے میں آپ مومنوں کو حوصلہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے جبکہ وہ یہ سن چکے تھے کہ مشرکین کی مدد کے لیے مزید نفری آ رہی ہے: کیا تمھیں کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے تین ہزار فرشتوں کے ذریعے سے لڑائی میں تمھاری مدد کرے؟

(125) کیوں نہیں، یہ تمھیں کافی ہے اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اور مدد کی خوشخبری ہے: اگر تم محاذِ جنگ پر ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اگر تمھارے دشمن کے پاس اس وقت وہ مدد آ بھی جائے اور وہ فوراً تم پر چڑھ دوڑیں، تو اس صورت میں یقیناً تمھارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا جنھیں خود اور ان کے گھوڑوں کو واضح نشان لگے ہوں گے۔

(126) اللہ تعالیٰ نے مدد و نصرت کی یہ خبر اور فرشتوں کے ذریعے سے امداد کی بشارت صرف تمھیں خوش کرنے کے لیے اور تمھارے دلوں کو مطمئن کرنے کے لیے دی ہے ورنہ حقیقی مدد صرف ان ظاہری اسباب پر منحصر نہیں بلکہ اصل مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غالب ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(127) یہ یقینی فتح جو تمھیں غزوۂ بدر میں ملی، اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس سے کافروں کے ایک گروہ کو قتل کرا کے ہلاک کرے اور دوسرے کو رسوا کرے اور ان کی شکست سے انھیں شدید غصہ دلائے تاکہ وہ ناکام اور ذلیل ہو کر پلٹ جائیں۔ (128) جب رسول اکرم ﷺ نے میدانِ احد میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے مشرک سردارانِ قریش کی تباہی کے لیے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا: آپ کو ان کے معاملے کا کوئی اختیار نہیں بلکہ حکم صرف اللہ کا چلتا ہے، لہٰذا آپ صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان فیصلہ کر دے یا انھیں توبہ کی توفیق دے اور وہ مسلمان ہو جائیں، یا کفر پر قائم رہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دے۔ بلاشبہ وہی ظالم اور عذاب کے مستحق ہیں۔ (129) آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تخلیق و تدبیر کے اعتبار سے صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ اپنے جن بندوں کے گناہوں کو چاہے، اپنی رحمت سے معاف کر دے اور جنھیں چاہے، اپنے عدل سے عذاب دے۔ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (130) اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جو مال تم نے بطور قرض دیا ہے، اس پر بڑھا چڑھا کر سود نہ لو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ لیا کرتے تھے بلکہ صرف اصل مال ہی واپس لو۔ اللہ کا حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو تاکہ دنیا و آخرت کی جس بھلائی کے تم طلب گار رہو، وہ پا سکو۔ (131) اور اپنے اور اس آگ کے درمیان رکاوٹ اور آڑ کا بندوبست کرو جو اللہ نے خاص کافروں کے لیے تیار کی ہے۔ یہ رکاوٹ نیک اعمال کرنے اور حرام کاموں کو چھوڑنے کے ساتھ ہے۔ (132) اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی تعمیل کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم دنیا و آخرت میں اس کی رحمت کے حق دار بن جاؤ۔

فوائد: ❀ ملنے والے انعامات اور نازل ہونے والے مصائب کے ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنی چاہیے تاکہ بندہ ان سے عبرت حاصل کرے۔ ❀ تقوے کا التزام اور جہاد کی سختیوں پر صبر، اللہ تعالیٰ کی رحمت، نصرت اور اس کے لطف و کرم کے نزول کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ ❀ ہر قسم کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ جو چاہے، حکم دے اور جو چاہے، فیصلہ کرے۔ سچا مومن اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو مانتا اور اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ ❀ بندے کی رسوائی کا سب سے بڑا سبب اس کے گناہ ہیں، اور سود بھی انھی میں سے ہے، خصوصاً مشکلات اور پریشانی کے مواقع پر۔ ❀ غزوۂ احد کے تذکرے کے دوران میں سود کی ممانعت کا ذکر یہ تاثر دیتا ہے کہ اسلام کے احکام جامع و مانع اور ایک دوسرے سے باہم مربوط ہیں کہ ایک مسئلے پر بات کے دوران میں دوسرے مسئلے کی طرف اشارہ کر دیتا ہے۔

وَسَارِعُوٓا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ
وَٱلْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ
وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ
يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾ وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا۟ فَٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا۟
أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ
ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا۟ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَ
جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ
ٱلْعَٰمِلِينَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا۟ فِى
ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٣٧﴾ هَٰذَا
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوا۟ وَ
لَا تَحْزَنُوا۟ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ إِن
يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ ٱلْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ
ٱلْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟
وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٤٠﴾

(133) خیر کے کام کرنے اور اطاعت و فرمانبرداری کے مختلف کاموں کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرنے میں جلدی کرو اور ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی عظیم بخشش کے حق دار ٹھہرو اور ایسی جنت میں داخل ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لیے تیار کیا ہے۔

(134) متقی وہ لوگ ہیں جو تنگی و آسانی کے حالات میں اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود اپنا غصہ روک لینے والے ہیں اور جو ان پر ظلم کرے اس سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے اعلیٰ اخلاق والے نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

(135) اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب وہ کوئی کبیرہ گناہ کر بیٹھیں یا صغیرہ گناہ کر کے اپنی حق تلفی کر لیں تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور نافرمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعیدوں اور متقین کے لیے اس کے انعامات کے وعدوں کو یاد کرتے ہیں، پھر وہ شرمندہ ہو کر اپنے رب سے گناہوں کی پردہ پوشی اور ان پر مؤاخذہ نہ کرنے کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ گناہوں کو صرف اکیلا اللہ ہی معاف کر سکتا ہے۔ وہ اپنے گناہوں پر اڑے نہیں رہتے جب انھیں علم ہو جائے کہ وہ گناہ کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

(136) مذکورہ بالا قابلِ تعریف اور عظیم الشان صفات اور خوبیوں والے لوگوں کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا، ان سے درگزر فرمائے گا اور ان کے لیے آخرت میں جنتیں ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ مقیم رہیں گے۔ اللہ کی اطاعت میں رہتے ہوئے عمل کرنے والوں کی یہ جزا کیا خوب ہے!

(137) جب مومنوں کو احد کے دن مختلف مصائب سے آزمایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا: تم سے پہلے، کافروں کو ہلاک کرنے اور ایمان والوں کو آزمائش کے بعد سرخرو کرنے کے الٰہی دستور اور طریقے گزر چکے ہیں (لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔) تم زمین میں چل پھر کر حصولِ عبرت کے لیے دیکھو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان کے گھر ویران ہو گئے اور ان کی سلطنتوں کے نام و نشان مٹ گئے۔

(138) یہ قرآن کریم تمام لوگوں کے لیے حق کا بیان اور باطل سے ڈراوا ہے۔ یہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہے۔ متقی لوگوں کو جھڑکنے اور تنبیہ کرنے والا ہے کیونکہ اس میں وارد رشد و ہدایت سے وہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(139) اے مومنو! کمزور نہ پڑو اور نہ اس پر غمزدہ ہو جو احد کے دن تمھیں صدمے پہنچے اور یہ تمھارے شایانِ شان بھی نہیں کیونکہ تمھی اپنے ایمان کے ساتھ بلند و بالا ہو اور اللہ کی مدد و نصرت اور اس سے فتح کی امید رکھنے کے باعث تمھی غالب ہو، بشرطیکہ تم اللہ پر ایمان رکھو اور اس کے ان وعدوں پر یقین رکھو جو اس نے اپنے متقی بندوں سے کیے ہیں۔

(140) اے ایمان والو! اگر احد کے دن تمھیں زخم پہنچے یا شہادت ملی ہے تو تم بھی اسی طرح کافروں کو زخم پہنچا چکے اور انھیں قتل کر چکے ہو اور فتح و شکست کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے مومنوں اور کافروں میں ادل بدل کرتا رہتا ہے۔ ایک حکمت یہ ہے کہ مومن منافقوں سے الگ اور واضح ہو جائیں۔ اسی طرح دوسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے، شہادت کے بلند رتبے پر فائز کر کے عزت بخشے۔ اللہ تعالیٰ جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ کر اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

فوائد: ❀ فارغ اوقات کو غنیمت سمجھتے ہوئے نیک اعمال میں جلدی کرنے اور موقع ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اطاعت گزاری کی ترغیب۔

❀ جنت میں داخلے کے مستحق متقین کی صفات میں سے چند ایک یہ ہیں: ہر حال میں خرچ کرنا، غصہ پی جانا، لوگوں کو معاف کر دینا اور مخلوقِ الٰہی سے احسان کا برتاؤ کرنا۔

❀ سابقہ امتوں کے حالات پر غور و فکر کرنا قلبِ سلیم رکھنے والے انسان کے لیے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ
حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ
14 ع 14 5 قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا
مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَا۟ئِنْ
مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَ
مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ
الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ
مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا
لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا
وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

(141) مذکورہ حکمتوں میں سے ایک حکمت ایمان والوں کو گناہوں سے پاک صاف کرنا اور ان کی صفوں سے منافقوں کو نکال باہر کرنا بھی ہے تاکہ اللہ کافروں کو تباہ و برباد کرے اور ان کا نام و نشان مٹا دے۔

(142) اے ایمان والو! کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ آزمائش میں پڑے اور صبر کیے بغیر ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ اسی سے تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی راہ میں حقیقتاً جہاد کرنے والے کون ہیں اور اس راہ میں پہنچنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے کون ہیں؟

(143) اے مومنو! تم تو کافروں سے لڑائی کی تمنا کیا کرتے تھے تاکہ اللہ کی راہ میں شہادت پا سکو جیسے تمھارے بھائی بدر میں یہ مرتبہ پا چکے جبکہ تم موت کے اسباب اور شدت سے واقف نہ تھے۔ اب یہ لو، تم نے جو تمنا کی تھی، اُحد کے دن پوری ہوگئی اور تم نے اس موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا۔

احد کے دن جب لوگوں میں نبیِ اکرم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیل گئی اور اس کی وجہ سے کئی اہلِ ایمان حوصلہ ہار کر لڑنا چھوڑ بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں سرزنش کرتے ہوئے یہ آیات نازل کیں، فرمایا:

(144) محمد رسول اللہ (ﷺ) بھی سابقہ فوت ہونے والے یا شہید کر دیے جانے والے رسولوں کی طرح ایک رسول ہیں۔ اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اپنے دین سے مرتد ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے؟ اور تم میں سے جو اپنے دین سے مرتد ہوا، وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ وہ تو طاقتور اور سب پر غالب ہے۔ مرتد خسارے کا سودا کر کے دنیا و آخرت میں اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ شکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دین پر ثابت قدمی اور اپنی راہ میں جہاد کی وجہ سے بہترین جزا دے گا۔

(145) کسی جان کے اختیار میں نہیں کہ وہ خود مر جائے مگر اللہ کی قضا اور فیصلے کے ساتھ، اور وہ بھی اس مدت کو پورا کر کے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کی ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ جو شخص اپنے عمل سے دنیا کے ثواب کا طلب گار ہو، اسے ہم اسی حساب سے دیں گے جو اس کے مقدر میں ہوگا اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اور جو اپنے عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ سے آخرت میں لینا چاہے، ہم اس کا ثواب اسے دیں گے اور اپنے رب کے شکرگزاروں کو ہم بہت بڑی جزا دیں گے۔

(146) اللہ کے کتنے ہی نبی ایسے گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر ان کے پیروکاروں کی بڑی بڑی جماعتوں نے جنگیں لڑیں لیکن انھوں نے اللہ کی راہ میں لگنے والے زخموں اور اپنے بھائیوں کی شہادتوں کے باوجود جہاد سے بزدلی دکھائی نہ دشمن سے لڑنے میں کمزور پڑے اور نہ ان کے سامنے ہتھیار ڈالے بلکہ صبر و استقامت سے ڈٹے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں آنے والی مصیبتوں اور ناگواریوں پر صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(147) ان صبر کرنے والوں پر جب آزمائشیں آئیں تو ان کی زبان پر یہی تھا: اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم نے اپنے کاموں میں جو حدود سے تجاوز کیا ہے، اسے بھی معاف فرما اور دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور اپنے ساتھ کفر کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

فوائد: ❀ آزمائش میں مبتلا کرنا اللہ تعالیٰ کا طریقہ چلا آرہا ہے۔ اس کے ذریعے سے سچے اور صابر مجاہدین دوسروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔

❀ یہ ضروری ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ اور دعوتِ دین کو کسی ایک انسان کے ساتھ منسلک اور مخصوص نہ کیا جائے، خواہ اس آدمی کا مقام و مرتبہ کتنا ہی بلند ہو۔

❀ لوگوں کی عمر اور موت کا وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہے۔ زندگی کی طمع اسے زیادہ کر سکتی ہے نہ جرأت و بہادری کے ساتھ جہاد و قتال کرنے سے وہ کم ہوتی ہے۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿148﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ 15 ع 5 6
تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿149﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿150﴾
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ
بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿151﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ
اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ
فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿152﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا
تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ
فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ
وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿153﴾

(148) اللہ نے ان کی مدد کر کے اور انھیں اقتدار سے نواز کر دنیا میں انھیں بدلہ دیا اور وہ آخرت میں اپنی خوشنودی عطا کر کے اور نعمتوں والی جنت کی مستقل رہائش عطا کر کے انھیں مزید اچھا بدلہ دے گا، اور اللہ تعالیٰ عبادت اور معاملات میں احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(149) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اگر تم یہود و نصاریٰ اور مشرکوں کی گمراہی والی باتیں مانو گے تو وہ تمھیں تمھارے ایمان سے دوبارہ حالتِ کفر کی طرف لوٹا دیں گے، یوں تم دنیا و آخرت میں خسارہ اور نقصان اٹھاؤ گے۔

(150) ان کافروں کی بات مان بھی لو گے تو یہ ہرگز تمھاری مدد نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی تمھارے دشمنوں کے خلاف تمھارا مددگار ہے، لہٰذا اسی کی اطاعت کرو، وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔ اس کے بعد تم کسی کے محتاج نہیں رہو گے۔

(151) ہم عنقریب اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے دلوں میں شدید خوف ڈال دیں گے تا کہ وہ تمھارے خلاف لڑائی کی ہمت ہی نہ کر پائیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کی نازل کی ہوئی کسی دلیل کے بغیر محض اپنی خواہشات سے غیروں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اور ان کی عبادت کی۔ جس ٹھکانے کی طرف وہ قیامت کے دن لوٹیں گے، وہ آگ ہے اور آگ ظالموں کے لیے نہایت برا ٹھکانا ہے۔

(152) اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف مدد کا جو وعدہ تم سے کیا تھا، احد کے روز وہ پورا کر دیا جب تم انھیں اللہ کے حکم سے بری طرح قتل کر رہے تھے، پھر رسول اللہ (ﷺ) نے تمھیں جو حکم دیا تھا، اس پر قائم رہنے میں تم نے کمزوری اور کم ہمتی دکھائی اور اپنی جگھوں پر ڈٹے رہنے اور اس جگہ کو چھوڑ کر مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو تمھیں درے پر ہر حال میں ڈٹے رہنے کا حکم دیا تھا، اس کی نافرمانی کی۔ یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں تمھاری پسندیدہ چیز، دشمن پر فتح دکھا دی تھی۔ تم میں سے کچھ دنیا کے مالِ غنیمت کے طلب گار تھے اور انھوں نے ہی اپنی جگہ چھوڑی تھی اور تم میں سے کچھ آخرت کا ثواب چاہتے تھے، وہ اپنے رسول کے حکم کی تعمیل میں مقررہ جگہ پر ڈٹے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان کے مقابلے سے پھیر دیا اور انھیں تم پر مسلط کر دیا تا کہ وہ تمھیں آزمائے اور آزمائش پر صبر کرنے والے مومن کو اس سے ممتاز کر دے جس کے قدم لڑکھڑا گئے اور اس نے کمزوری کا مظاہرہ کیا۔ اپنے رسول کے حکم کی مخالفت کر کے تم نے جس گناہ کا ارتکاب کیا، اللہ تعالیٰ نے وہ معاف کر دیا ہے۔ اللہ مومنوں پر عظیم فضل کرنے والا ہے کہ اس نے انھیں ایمان کی توفیق دی، ان کے گناہوں سے درگزر کیا اور ان کے مصائب پر انھیں اجر دیا۔

(153) اے مومنو! یاد کرو جب احد کے دن تمھیں رسولِ اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کی وجہ سے شکست ہوئی تو تم میدان میں دور بھاگے جا رہے تھے اور کوئی کسی دوسرے کی طرف نہیں دیکھتا تھا جبکہ رسول (ﷺ) تمھارے اور مشرکین کے درمیان کھڑے تمھیں پیچھے سے بلا رہے تھے کہ اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔ اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس صورتِ حال میں فتح و غنیمت واپس لے کر تمھیں رنج و الم میں مبتلا کر دیا، پھر تسلسل کے ساتھ غموں نے تمھیں آ لیا کہ تمھارے درمیان نبیٔ اکرم (ﷺ) کے شہید ہونے کی افواہ پھیل گئی اور اللہ تعالیٰ نے یہ پریشانی تمھیں اس لیے دی کہ تم فتح و غنیمت کے چھن جانے کا غم بھول جاؤ پھر جب تمھیں رسول اکرم ﷺ کے شہید نہ ہونے کی خبر ملے تو تم وہ سب زخم بھول جاؤ جو تمھیں لگے ہیں اور جو شہادتیں ہوئی ہیں ان کا غم بھی بھول جاؤ، اس طرح کہ ہر مصیبت تمھیں معمولی اور غم ہلکا محسوس ہو۔ اور اللہ اس سے باخبر ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ تمھارے دلوں کی کوئی حالت اور تمھارے عملوں کا کوئی پہلو اس سے پوشیدہ نہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں کی نیتیں اور مقاصد مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوتا ہے اور کوئی دنیا چاہتا ہے اور ہر ایک کو اس کی نیت اور عمل کے مطابق جزا ملے گی۔ ❀ کافروں کی اطاعت گزاری اور ان کی خواہشات کی پیروی سے ڈرایا گیا ہے جس کا انجام دنیا و آخرت کی ناکامی ہے۔ ❀ دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنا بھی اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کی مدد و نصرت کی ایک صورت ہے۔ ❀ دنیا سے تعلق، مال غنیمت کی حرص اور لالچ اور لشکر کے کمانڈر کی مخالفت جنگ میں شکست کے بڑے اسباب میں سے ہیں۔ ❀ ان آیات سے صحابۂ کرام کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا کا ذکر کرنے کے فوراً بعد ان کے لیے بخشش کا بھی ذکر فرمایا۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً
مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ
ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ
الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ
لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ
اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ
اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ
16 ع 7 عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ
اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ
اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(154) اللہ تعالیٰ نے تم پر پھر رنج وغم اور پریشانی کے بعد اطمینان و اعتماد نازل فرمایا۔ اللہ کے وعدے پر یقین رکھنے والے ایک گروہ کو ان کے دلی امن وسکون کی وجہ سے اونگھ نے ڈھانپ لیا اور ایک دوسرے گروہ کو نہ چین حاصل تھا نہ اونگھ۔ یہ لوگ منافق تھے جنھیں بس اپنی جانوں کی سلامتی ہی کی فکر تھی، چنانچہ وہ خوف و اضطراب اور بے چینی میں مبتلا تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں مختلف قسم کے غلط وسوسوں کا شکار تھے کہ اللہ اپنے رسول کی مدد نہیں کرے گا اور نہ اپنے بندوں کی تائید کرے گا۔ یہ بالکل جاہلیت والے لوگوں کا سا گمان تھا جنھوں نے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں کی۔ یہ منافق جہالت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللہ کے بارے میں کہتے تھے: لڑائی کے لیے جانے کے بارے میں کسی نے ہم سے رائے ہی نہیں لی۔ اگر ہمارا اختیار ہوتا تو ہم نہ نکلتے۔ اے نبی (ﷺ)! ان لوگوں سے کہیں: سب حکم اور ساری مرضی صرف اللہ کی ہے، وہ جیسے چاہتا اور جو چاہتا ہے، فیصلہ کرتا ہے اور اس نے جنگ کے لیے تمھارا نکلنا مقدر کیا۔ یہ منافق اپنے دلوں میں شکوک وشبہات اور برے گمان چھپائے ہوئے ہیں جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر جنگ کے لیے نکلنے میں ہمیں کچھ اختیار ہوتا تو ہم اس جگہ نہ مارے جاتے۔ اے نبی! ان کی تردید کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر تم قتل اور موت کی جگہوں سے دور اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی تم میں سے جن کا قتل ہونا اللہ تعالیٰ نے اس جگہ طے کر دیا تھا، وہ ضرور اپنی قتل گاہ کی طرف نکل آتے۔ اللہ تعالیٰ نے قتل کا یہ فیصلہ تمھارے دلوں، نیتوں اور مقاصد کو پرکھنے کے لیے کیا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ تمھارے دلوں میں ایمان اور نفاق کی صورت حال کیا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کے دلوں کی ہر بات خوب جانتا ہے اور ان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(155) اے اصحاب محمد ﷺ! بلاشبہ احد کے دن کہ جس دن مشرکین اور مسلمانوں کے لشکر ٹکرائے تھے تو تم میں سے جو لوگ پسپا ہوئے وہ اپنے بعض گناہوں کی وجہ سے شیطان کے بہکاوے میں آ گئے تھے اور اس نے انھیں بہکا دیا تھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا اور اپنی رحمت وفضل سے ان کا مؤاخذہ نہیں کیا۔ بلاشبہ اللہ اسے بے حد بخشنے والا ہے جو توبہ کرے۔ وہ انتہائی بردبار ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا۔

(156) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم ان منافق کافروں کی طرح مت ہو جانا جو طلب رزق وغیرہ کے لیے سفر پر نکلنے کے دوران یا کسی جنگ میں مر جانے یا قتل ہو جانے والے اپنے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں کہتے ہیں: اگر وہ ہمارے پاس ہوتے اور سفر یا جنگ کے لیے نہ گئے ہوتے تو نہ مرتے، نہ قتل کیے جاتے۔ اللہ نے یہ اعتقاد ان کے دلوں میں اس لیے پختہ کر دیا ہے تاکہ ان کے دلوں کے غم اور ندامت میں اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی اپنی مشیت اور ارادے سے زندگی دیتا اور موت دیتا ہے۔ گھر بیٹھ رہنا اس کی تقدیر کو ٹال سکتا ہے نہ گھر سے نکلنا تقدیر کو جلدی لا سکتا ہے۔ اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ تمھارے اعمال اس سے ڈھکے چھپے نہیں اور وہ ضرور بہت جلد ان کی جزا دے گا۔

(157) اور اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاؤ یا فوت ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ ضرور تمھیں عظیم بخشش سے نوازے گا اور تم پر اپنی خاص رحمت کرے گا۔ یہ رحمت اس دنیا سے اور اس کی ختم ہونے والی نعمتوں سے، جنھیں دنیا والے اکٹھی کرتے ہیں، بہت بہتر ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات سے جہالت بداعتقادی اور اعمال میں خرابی کا باعث بنتی ہے۔

❀ بندوں کی موت کا وقت مقرر اور متعین ہے۔ نہ شجاعت وبہادری اسے جلدی لاتی ہے اور نہ لالچ اور بزدلی اسے مؤخر کرتی ہے۔

❀ بندوں کو آزمانا اللہ تعالیٰ کا دستور اور طریقہ چلا آ رہا ہے تاکہ وہ اچھوں سے بروں کو الگ کرے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بلند مقام ومرتبہ اس کی راہ میں شہید ہونے والوں کے لیے ہے۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ
اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ
حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا
كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَ
بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
النصف وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾ اَوَلَمَّآ
اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾

(158) اور اگر تم کسی حالت میں بھی مرو یا شہید کر دیے جاؤ تو تم سب کو اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جائے گا تاکہ وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے۔

(159) اے نبی (ﷺ)! اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت کے سبب آپ کا رویہ اپنے ساتھیوں سے نہایت مشفقانہ ہے۔ اگر آپ کے قول وفعل میں سختی ہوتی اور آپ سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ سے الگ ہو جاتے، لہٰذا اگر ان سے آپ کے حق میں کوتاہی ہو جائے تو ان سے درگزر کریں، ان کے لیے بخشش مانگیں، مشورہ طلب امور میں ان کی رائے لیں اور مشاورت کے بعد جب آپ کسی کام کا عزم کر لیں تو پھر اسے کر گزریں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر بھروسا کرنے والوں سے محبت کرتا اور انھیں توفیق وتائید سے نوازتا ہے۔

(160) اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد تمھارے شاملِ حال ہو تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا، خواہ سارے زمین والے تمھارے خلاف اکٹھے ہو جائیں اور جب وہ تمھاری مدد ونصرت چھوڑ دے اور تمھیں تمھارے نفسوں کے سپرد کر دے تو اس کے بعد کوئی تمھاری مدد کی طاقت نہیں رکھتا۔ مدد ونصرت اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے اور مومنوں کو اکیلے اللہ ہی پر اعتماد اور بھروسا کرنا چاہیے، اس کے سوا کسی دوسرے پر نہیں۔

(161) کسی نبی کے لائق نہیں کہ غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے مقرر کیے ہوئے مخصوص حصے کے علاوہ کوئی چیز لے کر خیانت کرے اور تم میں سے جو شخص مالِ غنیمت سے کوئی چیز چوری کر کے خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن رسوائی کی سزا دی جائے گی۔ وہ خیانت سے لیا ہوا سارا مال تمام لوگوں کے سامنے اٹھا کر لائے گا، پھر ہر نفس کو اس کی کمائی کا بغیر کمی کے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ ان کے گناہ زیادہ کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا نہ ان کی نیکیاں کم کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا۔

(162) کیا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والے امور، ایمان اور نیک اعمال وغیرہ کرنے والا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اس کے شدید غیظ وغضب کا نشانہ بن کر نہایت برے ٹھکانے جہنم میں جا ٹھہرنے والا ہے۔ یقیناً دونوں اللہ کے ہاں مقام ومرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے۔

(163) دنیا وآخرت میں ان کے درجات میں اللہ کے ہاں بہت فرق ہے۔ اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے جو وہ کرتے ہیں، اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ عنقریب ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا دے گا۔

(164) یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بہت بڑا انعام کیا ہے کہ انھی کی جنس بشر میں سے ان میں رسول مبعوث فرمایا جو ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتا، انھیں شرک اور اخلاقی برائیوں سے پاک کرتا اور انھیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ وہ اس رسول کی بعثت سے پہلے رشد وہدایت سے دور اور واضح گمراہی میں تھے۔

(165) اے مومنو! جب احد کے دن شکست کی صورت میں تمھیں تکلیف پہنچی اور تم میں سے کچھ لوگ شہید ہو گئے، جبکہ بدر میں تم بھی تو اس سے دگنی تکلیف اپنے دشمن کو پہنچا چکے ہو کہ ان کے آدمی بھی مارے اور قیدی بھی بنائے، اب تم نے کہا: ہم پر یہ مصیبت کہاں سے آئی، حالانکہ ہم ایمان والے ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ ہم میں موجود ہیں؟ اے نبی (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم پر جو مصیبت آئی ہے، اس کا سبب تمھارا آپس میں اختلاف اور رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، وہ جس کی چاہے، مدد کرے اور جسے چاہے، بے یار ومددگار چھوڑ دے۔

فوائد: ❀ حقیقی مدد اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ ایسا طاقتور ہے کہ اس سے جنگ نہیں کی جا سکتی اور ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔

❀ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی پیروی کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اور اس سے منہ موڑنے اور جھٹلانے والے کی دنیاوی حالت برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح آخرت میں بھی ان کے درجات ایک جیسے نہیں ہوں گے۔

❀ بندے پر جو آزمائشیں اور مصیبتیں آتی ہیں، ان کی وجہ اس کے گناہ ہیں اور کبھی آزمائش درجات کی بلندی کے لیے بھی ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ان گناہوں میں سے بہت سے گناہ معاف کر دیتا اور ان سے درگزر فرما دیتا ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا
لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ
اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وقف لازم
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ 17 ع 16 8
اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ڛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾ ربع 2
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ڰ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾

(166) احد کے دن جب تمھارا اور مشرکین کا ٹکراؤ ہوا اور تمھارے جو لوگ زخمی اور شہید ہوئے اور تمھیں شکست کا سامنا کرنا پڑا تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم، مرضی اور تقدیر سے تھا۔ اس نے اپنی کامل حکمت کے تحت ایسا کیا تاکہ سچے مومنوں کو نمایاں کرے۔

(167) تاکہ وہ منافقوں کو بھی بے نقاب کرے، وہ منافق جن سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرو یا مسلمانوں کی تعداد میں بظاہر اضافہ کر کے دفاعی ضروریات کو پورا کرو تو انھوں نے کہا: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ لڑائی ہوگی تو ہم ضرور تمھارے پیچھے آتے لیکن ہم سمجھتے تھے کہ تمھارے اور ان لوگوں کے درمیان لڑائی نہیں ہوگی۔ وہ اس وقت جس حالت میں تھے، وہ ان کے ایمان کے بجائے کفر پر زیادہ دلالت کر رہی تھی۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جو ان کے دلوں میں نہیں تھا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جو انھوں نے اپنے سینوں میں چھپا رکھا ہے اور وہ جلد انھیں اس کی سزا بھی دے گا۔

(168) یہی وہ لوگ ہیں جو جنگ سے پیچھے رہے اور انھوں نے احد میں شہید ہونے والے اپنے عزیزوں کے بارے میں کہا: اگر وہ ہماری بات مان لیتے اور لڑائی کے لیے نہ نکلتے تو قتل نہ ہوتے۔ اے نبی (ﷺ)! ان کی تردید کرتے ہوئے کہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ ”اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ ہوتے“ اور تمھارے موت سے ابھی تک بچے رہنے کا سبب جہاد میں شامل نہ ہونا ہے تو پھر خود سے موت ٹال کر دکھاؤ۔

(169) اے نبی (ﷺ)! جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں، آپ انھیں مردہ گمان نہ کریں بلکہ وہ اللہ کے ہاں اس کے عزت و احترام والے گھر میں ایک خاص زندگی گزار رہے ہیں۔ انھیں انواع و اقسام کی ایسی ایسی نعمتوں سے نوازا جا رہا ہے جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(170) سعادت نے انھیں ڈھانپ رکھا ہے اور اللہ کے خصوصی فضل و احسان کی بدولت انھیں ہر سو خوشیاں مل رہی ہیں اور وہ امید لگائے دنیا میں رہ جانے والے اپنے بھائیوں سے ملنے کے منتظر ہیں کہ اگر وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تو انھی جیسی فضیلت پائیں گے اور انھیں آخرت میں پیش آنے والے معاملات کا کوئی خوف نہ ہوگا اور دنیا کے جو فوائد ان سے چھن گئے، ان پر کوئی غم نہ ہوگا۔

(171) اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی طرف سے ملنے والے عظیم بدلے اور مزید ثواب کے انتظار میں وہ نہایت خوش ہیں۔ یقیناً اللہ اپنے ایمان دار بندوں کا ثواب ضائع نہیں کرے گا، انھیں پورا پورا اجر دے گا بلکہ حق سے بھی زیادہ دے گا۔

(172) وہ لوگ جنھوں نے احد کے فوراً بعد غزوہ حمراء الاسد میں بلائے جانے پر جہاد فی سبیل اللہ اور مشرکین سے ٹکراؤ کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی فوری تعمیل کی اور اپنے زخموں کی پروا کیے بغیر اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہا، ان میں سے جن لوگوں نے اپنے اعمال میں نیکی برتی اور اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر پرہیزگاری اختیار کی تو ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا اجر جنت کی شکل میں ہے۔

(173) وہ لوگ جن سے کچھ مشرکوں نے کہا کہ قریش ابوسفیان کی قیادت میں تمھارے خلاف لڑنے اور تمھارا کام تمام کرنے کے لیے بہت بڑا لشکر جمع کر چکے ہیں، لہٰذا ان سے ڈر جاؤ اور ٹکراؤ سے باز رہو تو اس بات اور ڈراوے نے ان کے اللہ پر ایمان اور اس کے وعدے پر یقین کو اور بڑھا دیا اور وہ یہ کہتے ہوئے ان کے مقابلے میں نکل کھڑے ہوئے: ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور جس کے سپرد ہم اپنے معاملات کرتے ہیں، وہ بہترین کارساز ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور اور طریقہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے تاکہ سچے مومن کو منافق سے الگ کر دے اور سچے اور جھوٹے کی پہچان ہو سکے۔
❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اور شہادت کا مقام و مرتبہ نہایت عظیم ہے اور یہ فضیلت پانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم ثواب ہے کہ وہ انھیں سب سے اعلیٰ اور بلند مقام پر ٹھہرائے گا۔
❀ صحابۂ کرام کی فضیلت اور دنیا و آخرت میں ان کا بلند مقام و مرتبہ ہے کیونکہ انھوں نے اپنی جانیں اور اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیے ہیں۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ
يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ
لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ
الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا
لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ
لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع 18 ع 9

(174) جب وہ حمراء الاسد کی طرف جانے کے بعد وہاں سے واپس آئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم ثواب اور بلند درجات لے کر واپس آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دشمن سے بھی محفوظ رکھا تھا کہ نہ کوئی شہادت ہوئی اور نہ کوئی زخمی ہوا۔ انھوں نے اطاعتِ الٰہی کا التزام کیا، اس کی نافرمانی سے باز رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی والے کاموں کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر عظیم فضل کرنے والا ہے۔

(175) وہ صرف شیطان تھا جو تمھیں خوف زدہ کر رہا تھا اور تمھیں اپنے حواریوں اور مددگاروں سے ڈرا رہا تھا، لہٰذا ان سے ڈرو مت کیونکہ ان کے پاس نفع ونقصان کا اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے صرف اسی سے ڈرو اگر تم سچے مومن ہو۔

(176) اے رسول (ﷺ)! جو منافق مرتد ہو کر کفر اختیار کرنے میں جلدی کرتے ہیں، ان کا یہ اقدام آپ کو غم زدہ نہ کرے۔ بلاشبہ وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی اطاعت سے دور ہو کر خود کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انھیں رسوا کر کے اور توفیق سے محروم کر کے آخرت کی نعمتوں سے محروم رکھے اور ان کے لیے وہاں آگ کی صورت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(177) بلاشبہ جن لوگوں نے ایمان کے بجائے کفر اختیار کیا، وہ اللہ کا ہرگز کوئی نقصان نہیں کر رہے، وہ اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(178) جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور اس کی شریعت سے دشمنی رکھی اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں لمبی عمر دے کر ڈھیل دے رکھی ہے، وہ یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کے ساتھ بھلائی ہے۔ معاملہ ایسا نہیں جیسا وہ سمجھ رہے ہیں۔ ہم یہ مہلت انھیں صرف اس لیے دے رہے ہیں تاکہ زیادہ نافرمانیوں کی وجہ سے ان کے گناہ اور زیادہ بڑھیں اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہو۔

(179) اے ایمان والو! اللہ کی حکمت کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ وہ تمھیں منافقوں کے ساتھ اسی طرح ملا جلا چھوڑ دے، تمھارے درمیان کوئی امتیاز نہ کرے اور سچے اہل ایمان کو واضح نہ کرے، بلکہ اس کی حکمت تو یہ ہے کہ وہ مختلف تکلیفوں اور آزمائشوں میں ڈال کر پاکیزہ مومن اور خبیث منافق کے درمیان فرق نمایاں کر دے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت نہیں ہے کہ وہ تمھیں غیب سے مطلع کرے کہ تم خود منافق اور مومن کے درمیان تمیز کرنے لگو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، اسے غیب کی بعض باتوں سے مطلع کر دیتا ہے جیسے اس نے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو منافقوں کے حال سے آگاہ فرما دیا، اس لیے تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر پختہ ایمان رکھو۔ اگر تم صحیح معنوں میں ایمان لاؤ اور اللہ کے احکام بجا لا کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو تو اللہ کے ہاں تمھارے لیے عظیم ثواب ہے۔

(180) وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے انعامات سے نوازا ہے اور وہ ان نعمتوں کے حوالے سے بخل اور کنجوسی سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے، مت سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے حق میں نہایت برا ہے کیونکہ جن چیزوں میں وہ بخل کر رہے ہیں، روزِ قیامت انھی کا طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال کر انھیں عذاب دیا جائے گا۔ آسمانوں اور زمین کا انتظام اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور تمام جانداروں کے فنا ہونے کے بعد صرف وہی زندہ رہے گا اور سب چیزوں کا وارث وہ اکیلا ہی ہوگا۔ اللہ تمھارے اعمال کی باریکیوں کو خوب جانتا ہے اور عنقریب تمھیں ان اعمال کا بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ شیطانی چیلوں، یعنی کافروں کے ڈراوے میں نہ آئے کیونکہ تمام معاملات کا اختیار اکیلے اللہ کے پاس ہے۔
❀ بندے کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ڈھیل سے دھوکا کھائے بلکہ اسے مہلت ختم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کی طرف جلدی کرنی چاہیے۔
❀ وہ بخیل شخص جو اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر ہونے والے فضل واحسان کو دوسروں سے روکتا ہے، وہ نہایت سخی اور بہت عطا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجارت سے محروم رہ کر خود اپنا نقصان کرتا ہے اور قیامت کے دن کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ

اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْۤا

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ

وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ

بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْۤ

اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا ؕ

وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

وقف لازم

(181) یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہود کی یہ بات سن لی جب انھوں نے کہا: ’’بے شک اللہ تعالیٰ فقیر ہے کہ اس نے ہم سے قرض مانگا ہے جبکہ ہم اپنے مال کے بل بوتے پر امیر ہیں۔‘‘ ہم ان کا اپنے رب پر جھوٹ باندھنا، بہتان لگانا اور اپنے انبیاء کو ناحق قتل کرنا سب کچھ لکھ رہے ہیں اور ہم ان سے کہیں گے: آگ میں جلانے والا عذاب چکھو۔

(182) اے یہود! یہ عذاب تمھاری ان نافرمانیوں اور رسوا کن اعمال کی وجہ سے ہوگا جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

(183) یہ لوگ وہی ہیں جنھوں نے یہ بھی جھوٹ بولا اور بہتان گھڑا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی کتابوں اور رسولوں کی زبانی یہ تاکید کی ہے کہ ہم کسی رسول پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک وہ اپنی بات کی صداقت کی یہ دلیل نہ پیش کرے کہ وہ اللہ کے قرب کے لیے صدقہ دے جسے آسمان سے آگ آکر کھا جائے۔ اس تاکید کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر کے اور رسولوں کی صداقت کو اپنے بیان کردہ خود ساختہ دلائل کی تکمیل سے مشروط کر کے انھوں نے جھوٹ بولا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ ان سے کہیں: اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو مجھے اس بات کا جواب دو کہ یقیناً مجھ سے پہلے رسول اپنی صداقت کے قطعی اور دوٹوک دلائل لے کر تمھارے پاس آئے اور جس قربانی کا تم ذکر کر رہے ہو کہ آسمان سے آگ آکر اسے جلا دے، وہ بھی لے کر آئے تو پھر تم نے انھیں کیوں جھٹلایا اور کیوں قتل کیا؟

(184) اے نبی (ﷺ)! اگر انھوں نے آپ کو جھٹلایا ہے تو غم نہ کریں، یہ کافروں کی عادت ہے۔ یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا جو نہایت واضح دلائل اور ایسی کتابیں لے کر آئے تھے جو احکام و شرائع، وعظ و نصیحت اور ہدایت پر مبنی تھیں۔

(185) ہر جان، چاہے وہ کوئی بھی ہو، اسے موت کا ذائقہ لازمی چکھنا ہے، لہٰذا مخلوق کو اس دنیا سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ قیامت کے دن تمھیں بغیر کسی کمی کے تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، پھر جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے دور کر کے جنت میں داخل کر دیا تو اس نے وہ خیر پالی جس کی وہ امید رکھتا تھا اور اس نے اس شر سے نجات پالی جس سے وہ ڈرتا اور خوف کھاتا تھا۔ دنیا کی زندگی تو بس ختم ہونے والا سامان ہے جس سے دھوکا کھانے والا ہی دل لگاتا ہے۔

(186) اے ایمان والو! تم اپنے مالوں کے معاملے میں ضرور آزمائے جاؤ گے کہ ان کے بارے میں واجب حقوق ادا کیے یا نہیں اور ان کے بارے میں آنے والی مصیبتوں پر تمھارا ردعمل کیا تھا؟ تمھاری جانوں کا بھی ضرور امتحان ہوگا کہ تم نے شرعی احکام کی پاسداری کی یا نہیں، اسی طرح مختلف آزمائشوں سے بھی تمھیں جانچا جائے گا۔ تم اپنے سے پہلے اہلِ کتاب اور مشرکوں سے بہت کچھ ایسا سنو گے جس سے تمھیں شدید تکلیف ہوگی، مثلاً: تمھاری ذات پر یا دین پر طعنہ زنی وغیرہ۔ اگر تم ان انواع و اقسام کے مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرتے رہے اور تم نے احکامِ الٰہی مان کر اور منع کیے گئے کاموں سے باز رہ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رکھا تو یقیناً یہ بڑی ہمت اور حوصلے کے کام ہیں اور مقابلہ کرنے والوں کو ایسے ہی امور میں مقابلہ کرنا چاہیے۔

فوائد: ❀ یہود کے برے افعال اور قبیح اخلاق میں سے انبیاء علیہم السلام پر زیادتی کرتے ہوئے ان کو جھٹلانا اور انھیں قتل کرنا بھی ہے۔

❀ دنیا کی ہر کامیابی ناقص ہے۔ اصل اور مکمل کامیابی آخرت کی ہے کہ انسان آگ سے نجات پاکر جنت میں داخل ہو جائے۔

❀ اہلِ ایمان کی مختلف آزمائشوں میں سے ایک آزمائش اہلِ کتاب اور مشرکین کا ان کی ذات اور دین پر طعنہ زنی کرنا ہے۔ ایسی صورت میں اہلِ ایمان پر فرض ہے کہ صبر کریں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں۔

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهٗ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَ
اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوْا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ
يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ 19 ع 10
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾
رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ
مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي
لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾

(187) اور اے نبی (ﷺ)! یاد کریں جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کے علماء سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کے سامنے واضح کرو گے اور اس میں جو ہدایت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ثابت کرنے والے دلائل ہیں، انھیں چھپاؤ گے نہیں تو انھوں نے اس کی پاسداری کی نہ اسے قابلِ توجہ سمجھا، چنانچہ انھوں نے حق کو چھپایا اور باطل کو ظاہر کیا اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے عوض معمولی قیمت، جیسے دنیاوی عزت اور مال کو لینا، پسند کیا۔ یہ قیمت نہایت بری اور حقیر ہے جو وہ اللہ کے عہد کے بدلے میں لیتے ہیں۔

(188) اے نبی (ﷺ)! آپ مت سمجھیں کہ وہ لوگ جو اپنی برائیوں پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں کہ جو بھلائی کے کام انھوں نے نہیں کیے، ان کا کریڈٹ بھی لوگ انھیں دیں تاکہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائیں اور سلامت رہیں بلکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس میں انھیں دردناک عذاب ہوگا۔

(189) بلا شرکتِ غیرے اکیلا اللہ ہی آسمان، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، کا بادشاہ ہے۔ ان کا پیدا کرنے والا اور انتظام و انصرام کرنے والا بھی وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(190) بغیر کسی سابقہ نمونے کے آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے میں، رات اور دن کے ایک دوسرے کے بعد آنے جانے میں اور ان کے دورانیے کے کم اور زیادہ ہونے میں عقلِ سلیم رکھنے والوں کے لیے بڑے واضح دلائل موجود ہیں جو ان کی اس کائنات کے خالق کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جو اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے۔

(191) یہی وہ لوگ ہیں جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے اپنی تمام حالتوں میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں خوب غور و فکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے اتنی بڑی مخلوق کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ تو اس سے پاک ہے کہ کوئی بے کار کام کرے، لہٰذا ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے کر اور برائیوں سے بچا کر آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

(192) اے ہمارے رب! اپنی مخلوق میں سے جسے تو آگ میں داخل کرے گا، اسے یقیناً تو نے ذلیل و رسوا کر دیا۔ قیامت کے دن ظالموں کے مددگار نہ ہوں گے جو انھیں اللہ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بچا سکیں۔

(193) اے ہمارے رب! ہم نے ایمان کی طرف بلانے والے داعی تیرے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی جو کہہ رہے تھے: اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ جو اکیلا ہی معبودِ برحق ہے، چنانچہ جس کی انھوں نے دعوت دی، ہم اس پر ایمان لائے اور ان کی شریعت کی پیروی کی، لہٰذا تو ہمارے گناہوں پر پردہ ڈال دے، ہمیں رسوا نہ کرنا، ہماری برائیوں سے درگزر فرمانا اور ان کی وجہ سے ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔ نیک اعمال کرنے اور گناہ چھوڑنے کی توفیق دے کر ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کے برے علماء کی علامات یہ ہیں: علم چھپانا، خواہشات کی پیروی کرنا، اپنی بدباطنی اور برے افعال کے باوجود لوگوں کی تعریف پر خوش ہونا۔

❀ آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرنے اور دن رات کی گردش کا جائزہ لینے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا یقین دل میں مزید پختہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے کمال فرماں برداری کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور دل سے اس کی طرف جھکنا عبودیت کے کامل ترین مظاہر میں سے ہے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ
بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
الثلثة عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
20 ع 11 11 اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

(194) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں وہ ہدایت اور مدد و نصرت عطا کر جس کا وعدہ تو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے کیا ہے اور قیامت کے دن آگ میں داخل کر کے ہمیں رسوا نہ کرنا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو بڑے کرم والا ہے، تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(195) پھر ان کے رب نے ان کی دعا کا یوں جواب دیا: میں تمھارے اعمال کا ثواب ضائع نہیں کروں گا۔ وہ عمل تھوڑا ہو یا زیادہ اور عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت، دین کے معاملے میں تمھارا آپس میں ایک ہی حکم ہے، یعنی دونوں برابر ثواب کے حق دار ہیں۔ ایسا نہیں کہ مرد کو ثواب زیادہ دیا جائے اور عورت کو کم دیا جائے، چنانچہ جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، کفار نے انھیں ان کے گھروں سے نکال دیا، اپنے رب کی اطاعت کی وجہ سے انھیں تکلیف پہنچی اور انھوں نے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اس کی راہ میں جہاد کیا اور شہید ہوئے تو میں قیامت کے دن ضرور ان کے گناہ معاف کر کے ان سے درگزر کروں گا اور ضرور انھیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ بے مثال اور اچھی جزا دینے والا ہے۔

(196) اے نبی (ﷺ)! کافروں کی مختلف شہروں میں نقل وحرکت، وہاں ان کا اقتدار و غلبہ، وسیع تجارت اور رزق کی فراوانی آپ کو کسی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے کہ آپ اس وجہ سے پریشانی محسوس کریں یا غمزدہ ہوں۔

(197) یہ دنیا تو بہت تھوڑا فائدہ ہے جسے دوام نہیں، پھر اس کے بعد قیامت کے دن جس انجام سے وہ دوچار ہونے والے ہیں، وہ جہنم ہے اور ان کے لیے آگ کا بستر نہایت برا ہے۔

(198) لیکن جن لوگوں نے اپنے رب کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر تقویٰ اختیار کیا، ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کے لیے بدلہ تیار کیا گیا ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیکوکار بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے، وہ دنیا کی ان لذتوں سے کہیں بہتر اور افضل ہے جن میں کافر نقل وحرکت کر رہے ہیں۔

(199) سارے اہلِ کتاب برابر نہیں۔ بلاشبہ ان میں سے ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے اس حق وہدایت پر ایمان رکھتے ہیں جو تمھاری طرف اتارا گیا اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف ان کی کتابوں میں اتارا گیا۔ وہ اللہ کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔ وہ اللہ کے ہاں موجود نعمتوں کے شوق میں اللہ کے فرمانبردار اور اس کے حضور عاجزی کرنے والے ہیں۔ وہ دنیا کے معمولی فائدے کی خاطر اللہ تعالیٰ کی آیات کا سودا نہیں کرتے۔ مذکورہ خوبیوں کے مالک لوگوں کے لیے ان کے رب کے ہاں عظیم ثواب ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعمال کا جلد حساب لینے والا اور جلد ہی ان کی جزا دینے والا ہے۔

(200) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! شریعت کی راہ میں آنے والی تکلیفوں اور دنیا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کرو۔ صبر کے معاملے میں کافروں پر غلبہ پاؤ، لہٰذا وہ تم سے بڑھ کر صبر کا مظاہرہ کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ کی راہ میں جہاد پر ڈٹے رہو اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرو تاکہ آگ سے نجات پانے اور جنت میں داخل ہونے کا اپنا مطلوب پا سکو۔

فوائد: ❀ وہ تکلیف جو مومن کو اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے، جس کی وجہ سے وہ ہجرت کرنے اور گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اسی طرح جہاد، یہ سب چیزیں گناہوں کے کفارے اور اجر و ثواب میں کئی گنا اضافے کا سبب ہیں۔ ❀ کافر کو ملنے والے دنیاوی مال و متاع، خواہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں، ان کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ہے۔ اصل اعتبار اس حقیقی ٹھکانے کا ہے جو آخرت کے ہمیشہ والے گھر میں ملے گا۔ ❀ اہلِ کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی کتابوں میں موجود حق کی گواہی دیتے ہیں، وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف اتارا گیا اور اس پر بھی جو مومنوں کی طرف اتارا گیا۔ ان لوگوں کے لیے دوگنا اجر ہے۔ ❀ حق پر ڈٹ جانا، حق جھٹلانے والوں پر غلبہ پانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہی آخرت کی کامیابی کا راستہ ہے۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ
وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ
اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿٢﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ
النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا
فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿٣﴾
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ
عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا
السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ
فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٥﴾

سورۃ النساء مدنی ہے

❀ **سورت کے بعض مقاصد:** مسلمان معاشرے کو منظم کرنا، باہمی تعلقات و روابط کو مستحکم کرنا، حقوق کی حفاظت، جہاد کی ترغیب اور قتلِ عیسیٰ علیہ السلام کے دعوے کو باطل ثابت کرنا۔

تفسیر: عورتوں کے ذکر اور ان سے متعلق تفصیلی احکام بیان ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام النساء رکھا گیا ہے۔

(1) اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ۔ وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان، یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور آدم سے ان کی بیوی تمھاری ماں حواء کو پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے زمین کے اطراف میں بہت زیادہ انسان، مرد اور عورتیں پھیلا دیے۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوئے کہتے ہو: میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم ایسا کرو۔ ان رشتوں کو توڑنے سے باز رہو جو تمھیں باہم ملاتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے، تمھارے اعمال میں سے کوئی عمل اس سے اوجھل نہیں ہوتا بلکہ وہ ان کو شمار کر رہا ہے اور تمھیں ان کا صلہ بھی دے گا۔

(2) اے یتیموں کے سرپرستو! (یتیم وہ ہے جس کا باپ فوت ہو جائے اور وہ بالغ نہ ہو) جب یہ یتیم بالغ ہو کر سمجھ داری کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے سارے مال انھیں دے دو اور تم حلال کے بدلے میں حرام مت لو کہ یتیموں کے اموال میں سے اچھا اور عمدہ مال خود رکھ لو اور اس کے بدلے میں اپنے مال سے گھٹیا اور ردی ان کے مال میں رکھ دو اور نہ یتیموں کا مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر ہضم کرو۔ بلاشبہ یہ اللہ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے۔

(3) اگر تمھیں ڈر ہو کہ اپنی زیرِ پرورش یتیم لڑکیوں سے نکاح کی صورت میں ان سے عدل نہیں کر سکو گے، یعنی پورا واجب حق مہر نہ دینے کا خوف ہو یا ان سے برا سلوک کرنے کا خدشہ ہو تو ان کو چھوڑ کر ان کے علاوہ دیگر پاک دامن عورتوں سے نکاح کر لو۔ اگر تم چاہو تو دو، تین یا چار عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو۔ اگر تمھیں ڈر ہو کہ تم ان کے درمیان عدل نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر اکتفا کرو، یا پھر اپنے داہنے ہاتھ کی ملکیت لونڈیوں سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ ان کے لیے وہ حقوق واجب نہیں جو بیویوں کے لیے واجب ہیں۔ یہ جو اس آیت میں یتیموں کے بارے میں اور ایک بیوی پر اکتفا کرنے یا لونڈیوں سے فائدہ اٹھانے کا ذکر ہے تو یہ زیادہ محتاط راہ ہے تاکہ تم ظلم نہ کرو اور کسی ایک کی طرف میلان نہ رکھو۔

(4) عورتوں کو ان کے واجب حق مہر خوشی سے ادا کرو۔ اگر وہ کسی مجبوری اور زبردستی کے بغیر دل کی خوشی سے تمھیں حق مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو، تب اس میں کوئی قباحت نہیں۔

(5) اور اے سرپرستو! تم یہ مال ان لوگوں کو نہ دو جو اسے صحیح طور پر خرچ نہیں کر سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مال کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کا سبب بنایا ہے اور اسی سے ان کی گزران وابستہ ہے جبکہ یہ لوگ تو مال سنبھالنے اور اس کی حفاظت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ تم اسی سے ان پر خرچ کرو، ان کے لباس کا خیال رکھو، ان سے باعزت طریقے سے گفتگو کرو اور انھیں اچھی امید دلاؤ کہ جب وہ سمجھ دار ہو جائیں گے اور مال سنبھالنا انھیں آجائے گا تو یہ مال ان کے سپرد کر دیا جائے گا۔

فوائد: ❀ تمام انسانوں کی اصل ایک ہے، اس لیے ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے رب سے ڈریں اور ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و شفقت والا معاملہ کریں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے کمزوروں، یعنی عورتوں اور یتیموں سے حسنِ سلوک کی تاکید کی ہے کہ ان کے ساتھ عدل و انصاف اور احسان مندی سے معاملہ ہو۔

❀ چار بیویوں تک کا جواز ہے بشرطیکہ ان کے درمیان عدل کرنے اور ان کے واجب حقوق ادا کرنے کی طاقت و قدرت ہو۔

❀ صحیح طور پر مال سنبھال نہ سکنے والے ناسمجھ پر مصلحت کے پیشِ نظر پابندی لگائی جاسکتی ہے تاکہ اس کے مال کی حفاظت و نگہداشت ہو جائے جس کے ذریعے دنیاوی مصلحتیں قائم ہوتی ہیں۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ
اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا
فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ
فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا
تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ
نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝٧ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٨ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ
لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا
عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝٩
اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا
يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝١٠

ع 1 10 12

(6) اور اے سرپرستو! جب یہ یتیم بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کا امتحان لو کہ تھوڑا سا سامان ان کے حوالے کر کے دیکھو کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ اگر وہ اس میں اچھی کارکردگی دکھائیں اور تم پر ان کی سمجھ داری واضح ہو جائے تو ان کا پورا مال بغیر کمی کے ان کے سپرد کر دو۔ اللہ نے بقدر ضرورت جس حد تک تمھارے لیے ان کا مال استعمال کرنا جائز اور حلال قرار دیا ہے، اس سے تجاوز کرتے ہوئے ان کے مال نہ کھاؤ۔ اس ڈر سے بھی ان کے مال کھانے میں جلدی نہ کرو کہ وہ بڑے ہو کر لے نہ لیں۔ یتیم کی کفالت کرنے والے کے پاس اپنا مال ہو تو وہ یتیم کا مال لینے سے باز رہے اور جو سرپرست فقیر ہو، اس کے پاس مال نہ ہو تو وہ یتیم کے مال سے بقدرِ ضرورت لے سکتا ہے۔ جب ان کے بالغ اور سمجھ دار ہونے کے بعد ان کے مال ان کے سپرد کرو تو حقوق کے تحفظ اور اختلاف کے اسباب کی روک تھام کے لیے اس پر گواہ بنا لو۔ اللہ تعالیٰ اس پر گواہ کافی ہے اور بندوں کے اعمال پر ان کا محاسبہ کرنے والا ہے۔

(7) مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ان کے والدین اور قریبی رشتہ داروں، جیسے بھائی، چچا وغیرہ نے موت کے بعد چھوڑا ہو، وہ مال تھوڑا ہو یا زیادہ۔ اسی طرح عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ان لوگوں نے چھوڑا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کی طرح عورتوں اور بچوں کو وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ یہ حصہ برحق ہے جس کی مقدار بھی واضح ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔

(8) جب ترکے کی تقسیم کے وقت غیر وارث رشتے دار، یتیم اور فقراء بھی موجود ہوں تو مال تقسیم کرنے سے پہلے یہ مستحب ہے کہ جتنا تم خوشی سے چاہو، انھیں بھی دے دو کیونکہ وہ بھی اس کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔ تمھیں بھی یہ مال بغیر محنت ومشقت کے ملا ہے۔ اور ان سے نرمی سے بات کرو جس میں بدمزاجی نہ ہو۔

(9) انھیں چاہیے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ خود مر جاتے اور اپنے پیچھے کمزور، ناتواں اور معصوم بچے چھوڑ جاتے تو ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا، اس لیے انھیں اپنے زیر پرورش یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ان پر ظلم وزیادتی نہیں کرنی چاہیے تاکہ اگر وہ خود فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے بھی حسن سلوک کرنے والے افراد مہیا کر دے جیسے انھوں نے حسن سلوک کیا ہے۔ اگر وہ کسی آدمی کے وصیت لکھنے کے وقت موجود ہوں تو انھیں چاہیے کہ اس سے حق کے موافق بات کریں کہ وہ اس وصیت میں اپنے وارثوں میں سے کسی پر ظلم نہ کرے اور وصیت ترک کر کے خود کو خیر اور بھلائی سے محروم نہ کرے۔

(10) بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال لے کر اس میں ظلم وزیادتی سے تصرف کرتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں جو ان پر بھڑکے گی اور عنقریب روز قیامت جہنم کی آگ انھیں جلائے گی۔

فوائد: ❀ وراثت کے احکام اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شریعت نے عدل وانصاف اور مصلحت کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے مردوں اور عورتوں سب کو ان کے حقوق دے دیے ہیں۔

❀ یتیم کے مال کی حرمت کے بارے میں شدید سختی اور اس مال کے حوالے سے زیادتی کرنے اور اسے کسی بھی صورت میں ضائع کرنے کی ممانعت ہے۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ
نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا
النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن
كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ
فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي
بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ
نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ
نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ
وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ
مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾

(11) اللہ تعالیٰ تمھیں اولاد کی وراثت کے معاملے میں پابند کرتا اور حکم دیتا ہے کہ ان کے درمیان میراث اس طرح تقسیم کی جائے کہ ایک بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر حصہ ملے۔ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہیں، صرف بیٹیاں ہیں، اور بیٹیوں کی تعداد دو یا دو سے زیادہ ہے تو انھیں کل ترکے کا دو تہائی ($\frac{2}{3}$) ملے گا اور اگر صرف ایک بیٹی ہے تو اسے کل مال کا آدھا ($\frac{1}{2}$) ملے گا۔ مرنے والے کے والدین اگر زندہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو کل ترکے کا چھٹا حصہ ($\frac{1}{6}$) ملے گا۔ والدین کا یہ حصہ اس صورت میں ہے جب مرنے والے کی اولاد بیٹے یا بیٹیاں موجود ہوں اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ کے علاوہ کوئی وارث بھی نہ ہو تو اس صورت میں مرنے والے کی ماں کو تیسرا حصہ ($\frac{1}{3}$) ملے گا اور باقی سارا مال باپ کا ہوگا۔ اگر مرنے والے کے ماں باپ موجود ہوں اور اس کے سگے یا سوتیلے دو یا دو سے زیادہ بہن بھائی بھی ہوں تو اس کی ماں کو وراثت میں مقرر کردہ حصے کے مطابق چھٹا حصہ ($\frac{1}{6}$) ملے گا اور باقی سارا مال بطور عصبہ باپ کو ملے گا اور بہن بھائیوں کو اس صورت میں کچھ نہیں ملے گا۔ وراثت کی یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو مرنے والے نے کی ہو بشرطیکہ وہ وصیت کل مال کے ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) سے زیادہ نہ ہو اور تقسیم سے پہلے میت کا قرض بھی ادا کیا جائے گا۔ میراث کی یہ تقسیم اللہ تعالیٰ نے خود اس طرح مقرر کی ہے کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ماں باپ یا اولاد میں سے دنیا و آخرت میں کون تمھارے لیے زیادہ نفع بخش ہے۔ بسا اوقات مرنے والا کسی ایک وارث کے بارے میں اچھا گمان کر کے ساری وراثت اسے دے دیتا ہے یا کسی کے ساتھ برا گمان کر کے اسے اس سے محروم کر دیتا ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ ان سب باتوں کو وہ اللہ جانتا ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، اس لیے اس نے خود وراثت کی واضح تقسیم کر دی اور اس کا نفاذ اپنے بندوں پر فرض کر دیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے جس پر بندوں کی مصلحت کا کوئی پہلو مخفی نہیں۔ وہ اپنی شریعت سازی اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(12) اے خاوندو! تمھارے لیے تمھاری بیویوں کے ترکے میں سے کل جائداد کا آدھا حصہ ($\frac{1}{2}$) ہے بشرطیکہ تم سے یا کسی دوسرے خاوند سے ان کی کوئی اولاد (بیٹی یا بیٹا) نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو تمھیں ان کے متروکہ مال سے چوتھا حصہ ($\frac{1}{4}$) ملے گا۔ یہ تقسیم ان کی وصیت پوری کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی۔ اور اے خاوند حضرات! تمھارے ترکے میں سے تمھاری بیویوں کا چوتھا ($\frac{1}{4}$) حصہ ہے اگر تمھاری کوئی اولاد (بیٹی یا بیٹا) ان سے یا کسی دوسری بیوی سے نہ ہو اور اگر تمھاری اولاد ہو تو پھر ان کے لیے تمھاری میراث میں سے آٹھواں حصہ ($\frac{1}{8}$) ہے۔ یہ تقسیم تمھاری وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی۔ اور اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے، اس کا والد ہو نہ اولاد یا کوئی عورت فوت ہو جائے اور اس کا والد اور اولاد نہ ہو اور اس کا کوئی اخیافی (ماں کی طرف سے) بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک (لڑکی یا لڑکے) کو وراثت میں فرض کردہ چھٹا حصہ ($\frac{1}{6}$) ملے گا اور اگر اخیافی بھائی بہنوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہو تو سب کو کل مال کا تیسرا حصہ ($\frac{1}{3}$) بطور فرض ملے گا۔ وہ مرد و خواتین سب اس میں برابر کے شریک ہوں گے۔ وہ اپنا یہ حصہ میت کی وصیت پوری کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد وصول کریں گے، بشرطیکہ وصیت میں وارثوں کا نقصان نہ کیا گیا ہو، یعنی تیسرے حصے ($\frac{1}{3}$) سے زیادہ کی وصیت نہ ہو۔ یہ حکم جس پر یہ آیت مشتمل ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پابندی ہے جو اس نے تم پر عائد کی ہے اور اللہ دنیا و آخرت میں اپنے بندوں کی مصلحت خوب جاننے والا اور بڑا بردبار ہے کہ نافرمان کو جلد سزا نہیں دیتا۔

فوائد: ❀ چونکہ مال ہی لوگوں کے اکثر باہمی جھگڑوں کا بڑا سبب ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے احکامِ وراثت بیان کر کے خود ہی اس کی تقسیم کا طریقہ کار وضع کر دیا۔

❀ وراثت کا مال اس وقت تک تقسیم نہ کیا جائے جب تک اس سے میت کا قرض ادا نہ کر دیا جائے اور اس مال کے حوالے سے کوئی جائز وصیت ہو تو اسے پورا نہ کر لیا جائے۔ ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) سے زیادہ مال کی وصیت کرنا ناجائز ہے۔

❀ تقسیمِ وراثت کے معاملے کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اس کی تاکید کر کے اس کا پابند کیا ہے، اس لیے اس پر عمل نہ کرنا یا اسے اہمیت نہ دینا ناجائز ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ
يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾ وَالّٰتِيْ
يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا
عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي
الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْھُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا
وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَي اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ
لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ
الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ
وَھُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾

ع 2 4 13

13 یہ مذکورہ احکام جو یتیموں اور وارثوں کے بارے میں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیے ہیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں۔ جو شخص اللہ کے احکام کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، کبھی فنا نہیں ہوں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ بدلہ ہی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کرسکتی۔

14 اور جو کوئی اللہ کے احکام کو بے کار سمجھ کر اور ان پر عمل نہ کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے یا ان احکام کو مشکوک سمجھے اور شریعت کی حدود سے تجاوز کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور وہاں اسے رسوا کن عذاب ہوگا۔

15 تمھاری عورتوں میں سے جو زنا والی بے حیائی کا ارتکاب کریں، وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، ان پر چار عادل مسلمان گواہ طلب کرو۔ اگر وہ ان کی بے حیائی کے ارتکاب کی گواہی دے دیں تو پھر سزا کے طور پر ان عورتوں کو گھروں میں قید کر دو۔ اس وقت تک انھیں قید رکھو جب تک وہ مر نہیں جاتیں یا اللہ اس قید کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسری راہ تجویز نہیں کر دیتا۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوسری راہ بیان فرمائی تو کنواری زانیہ کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ کے لیے رجم کی سزا مقرر کی۔

16 اسی طرح جو کنوارے یا شادی شدہ دو مرد زنا کاری میں ملوث ہوں، انھیں ہاتھ اور زبان سے سزا دو جس میں ان کی تذلیل اور ڈانٹ ڈپٹ ہو۔ اگر وہ اپنی اس حرکت سے تائب ہو جائیں اور ان کے عمل سے ان کی اصلاح کی گواہی مل جائے تو انھیں اذیت دینا چھوڑ دو کیونکہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر خصوصی توجہ فرمانے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔ شروع میں زانی کو صرف مذکورہ سزا ہی دی جاتی تھی، پھر یہ منسوخ ہوگئی اور اس کی جگہ کنوارے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ کے لیے رجم (پتھر مار مار کر ختم کر دینے) کی سزائیں مقرر ہوئیں۔

17 بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو گناہوں کے انجام اور ان کی نحوست سے عدم واقفیت کی بنا پر گناہ اور نافرمانیاں کرتے ہیں۔ ہر گناہ کرنے والے کا معاملہ یہی ہوتا ہے، وہ بھول کر کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر، اس پر جہالت غالب آجاتی ہے۔ پھر وہ موت کا مشاہدہ کرنے سے پہلے پہلے فرمانبردار بن کر اپنے رب کے حضور توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا اور ان کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے احوال کو خوب جاننے والا اور اپنی تقدیر اور شریعت کے فیصلوں میں کمال حکمت والا ہے۔

18 اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرتا جو موت کا ہاتھ پڑنے تک گناہوں پر اڑے رہتے ہیں اور اللہ کے حضور توبہ نہیں کرتے۔ جب مرنے لگتے ہیں تو کوئی ان میں سے کہتا ہے: میں نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا، اب میں نے ان سے توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں کرتا جو مرتے دم تک کفر پر جمے رہتے ہیں۔ گناہوں پر اصرار کرنے والوں اور موت تک کفر پر ڈٹے رہنے والوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فوائد: ❀ یہ کام ایمان کی نشانیاں ہیں: اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنا، اس کے منع کیے ہوئے کاموں کو برا سمجھنا اور اس کی حدود کی پاسداری کرنا۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کا عدل اور اس کی حکمت ہے کہ اس نے اپنی اطاعت کرنے والے سے عظیم ثواب کا وعدہ فرمایا اور اپنی نافرمانی کرنے والے اور حدود پامال کرنے والے کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔ ❀ کسی فرد اور معاشرے کے لیے سب سے خطرناک گناہ بدکاری ہے، اس لیے اس پر سخت ترین سزائیں دی گئی ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے ہر گناہ گار کے لیے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے اور اس کے اسباب بھی اسے عطا کیے ہیں اور وہ توبہ کی راہ پر چلنے میں اس کی مدد بھی کرتا ہے۔ ❀ جان بوجھ کر یا بھول کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہر شخص اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت سے جاہل اور اپنے اوپر گناہوں کے اثرات اور نحوستوں سے بے علم ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَحِلُّ لَكُمۡ أَن تَرِثُواْ ٱلنِّسَآءَ كَرۡهٗاۖ وَلَا
تَعۡضُلُوهُنَّ لِتَذۡهَبُواْ بِبَعۡضِ مَآ ءَاتَيۡتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأۡتِينَ
بِفَٰحِشَةٖ مُّبَيِّنَةٖۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِۚ فَإِن كَرِهۡتُمُوهُنَّ
فَعَسَىٰٓ أَن تَكۡرَهُواْ شَيۡـٔٗا وَيَجۡعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيۡرٗا كَثِيرٗا ﴿١٩﴾ وَإِنۡ
أَرَدتُّمُ ٱسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٖ مَّكَانَ زَوۡجٖ وَءَاتَيۡتُمۡ إِحۡدَىٰهُنَّ قِنطَارٗا
فَلَا تَأۡخُذُواْ مِنۡهُ شَيۡـًٔاۚ أَتَأۡخُذُونَهُۥ بُهۡتَٰنٗا وَإِثۡمٗا مُّبِينٗا ﴿٢٠﴾ وَ
كَيۡفَ تَأۡخُذُونَهُۥ وَقَدۡ أَفۡضَىٰ بَعۡضُكُمۡ إِلَىٰ بَعۡضٖ وَأَخَذۡنَ مِنكُم
مِّيثَٰقًا غَلِيظٗا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنكِحُواْ مَا نَكَحَ ءَابَآؤُكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا قَدۡ
سَلَفَۚ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةٗ وَمَقۡتٗا وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ 3 ع 8 14
أُمَّهَٰتُكُمۡ وَبَنَاتُكُمۡ وَأَخَوَٰتُكُمۡ وَعَمَّٰتُكُمۡ وَخَٰلَٰتُكُمۡ وَبَنَاتُ ٱلۡأَخِ وَبَنَاتُ
ٱلۡأُخۡتِ وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِيٓ أَرۡضَعۡنَكُمۡ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ وَ
أُمَّهَٰتُ نِسَآئِكُمۡ وَرَبَٰٓئِبُكُمُ ٱلَّٰتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِي
دَخَلۡتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمۡ تَكُونُواْ دَخَلۡتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ
وَحَلَٰٓئِلُ أَبۡنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنۡ أَصۡلَٰبِكُمۡ وَأَن تَجۡمَعُواْ بَيۡنَ
ٱلۡأُخۡتَيۡنِ إِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ﴿٢٣﴾

(19) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم اپنے باپوں اور قریبی رشتہ داروں کی بیویوں کے، ان کے مال کی طرح، وارث بنو کہ ان سے شادی کر لو، یا جس سے تم چاہو ان کی شادی کر دو، یا انھیں شادی سے روک دو۔ تم جن بیویوں کو ناپسند کرتے ہو، انھیں محض تکلیف پہنچانے اور حق مہر وغیرہ معاف کرانے کے لیے روکنا بھی جائز نہیں الا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی زنا وغیرہ کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ بدکاری کریں تو پھر اپنا دیا ہوا حق مہر اور مال وغیرہ نکلوانے کے لیے انھیں روکے رکھنا (طلاق نہ دینا) اور ان پر تنگی کرنا جائز ہے تاکہ وہ حق مہر وغیرہ واپس کر کے اپنی جان چھڑانے پر مجبور ہوں اور اپنی بیویوں سے اچھا رویہ رکھا کرو۔ انھیں اذیت نہ دو بلکہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، پھر اگر تم کسی دنیاوی معاملے کی وجہ سے انھیں ناپسند کرو تو اس پر صبر کرو۔ ہو سکتا ہے جسے تم ناپسند کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسی معاملے میں تمھاری دنیا و آخرت کے لیے بہت زیادہ خیر و برکت بنا دے۔ (20) اور اے خاوندو! اگر تم کسی عورت کو طلاق دینے اور دوسری بیوی لانے کا ارادہ کر چکے ہو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن جس عورت کو طلاق دینے کا تم ارادہ کر چکے ہو، اگر تم نے اسے بطور حق مہر بہت زیادہ مال بھی دیا ہو تو اس میں سے کوئی چیز واپس نہ لو۔ بیوی کو دیا ہوا مال واپس لینا بہت غلط بات اور کھلا گناہ ہے۔ (21) تم نے جو مال حق مہر کے طور پر دیا ہے، وہ کیسے واپس لو گے جبکہ تمھارے درمیان محبت و مودت کا تعلق قائم رہ چکا ہے اور تم ایک دوسرے کے خفیہ معاملات تک رسائی پا چکے ہو اور تم نے آپس میں فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ اس سب کے باوجود اس مال کی طمع کرنا جو ان کے پاس ہے، نہایت بری اور گھٹیا حرکت ہے۔ اور ان عورتوں نے تم سے پختہ عہد و پیمان بھی لے رکھا ہے اور وہ ہے انھیں اللہ تعالیٰ کے کلمے اور اس کی شریعت کے ساتھ حلال سمجھنا۔ (22) جن عورتوں سے تمھارے باپ دادا نے شادی کی ہے ان سے نکاح نہ کرو، یہ حرام ہے۔ ہاں، اسلام سے پہلے اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو اس کی پکڑ نہیں ہو گی۔ اور بیٹوں کا اپنے باپ دادا کی بیویوں سے شادی کرنا بہت ہی برا کام ہے اور ایسا کرنے والا اللہ کے غضب کا نشانہ بنتا ہے اور وہ نہایت ہی بری راہ پر چلتا ہے۔ (23) اللہ تعالیٰ نے تم پر تمھاری ماؤں سے اوپر تک نکاح حرام قرار دیا ہے، یعنی ماں کی ماں (نانی، پڑنانی) اوپر تک اور باپ کی ماں (دادی، پڑدادی) اوپر تک۔ اور بیٹیوں سے نکاح حرام کیا ہے، وہ نیچے جہاں تک چلی جائیں، جیسے بیٹی کی بیٹی اور آگے اس کی بیٹی آخر تک۔ اور اسی طرح پوتیوں اور نواسیوں سے نکاح حرام ہے، خواہ نیچے جہاں تک چلی جائیں۔ اسی طرح حقیقی، علاتی (باپ کی طرف سے) اور اخیافی (ماں کی طرف سے) بہنوں سے نکاح بھی حرام ہے۔ اور تمھاری پھوپھیوں سے اور اسی طرح تمھارے آباء واجداد کی پھوپھیوں سے تمھارا نکاح حرام ہے۔ اور تمھاری ماؤں کی پھوپھیوں سے اوپر نانی وغیرہ کی پھوپھیوں تک نکاح حرام ہے۔ اسی طرح تمھارا اپنی خالاؤں اور اپنے والدین کی خالاؤں سے اوپر تک نکاح حرام ہے۔ اسی طرح بھتیجیوں، بھانجیوں اور ان کی اولاد سے آخر تک نکاح حرام ہے۔ اور تمھارا اپنی رضاعی ماؤں اور رضاعی بہنوں سے بھی نکاح حرام ہے۔ اور تمھارا اپنی ساسوں سے نکاح کرنا بھی حرام ہے، خواہ تم نے اپنی بیویوں سے ازدواجی تعلق قائم کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اسی طرح تمھاری بیویوں کی ان بیٹیوں سے بھی تمھارا نکاح حرام ہے جو ان کے دوسرے خاوندوں سے ہوں جو اکثر و بیشتر تمھارے ہی گھروں میں پلی بڑھی ہوتی ہیں اور اگر تمھارے گھروں میں انھوں نے پرورش نہ پائی ہو، تب بھی ان سے نکاح حرام ہے بشرطیکہ تم نے ان کی ماؤں سے ازدواجی تعلقات قائم کیے ہوں۔ اگر ان کی ماؤں سے صرف تمھارا نکاح ہوا اور تم نے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کیے تو پھر ان سے نکاح کر سکتے ہو۔ اسی طرح تمھارے لیے اپنے حقیقی بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنا بھی حرام ہے، خواہ انھوں نے صرف نکاح کیا ہو، تعلق قائم نہ بھی کیا ہو۔ یہی حکم تمھارے رضاعی بیٹوں کی بیویوں کا ہے۔ اسی طرح تمھارے لیے دو حقیقی یا رضاعی بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا بھی حرام ہے۔ ہاں، اگر کوئی اسلام سے پہلے ایسا کر چکا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اسی طرح سنت سے یہ ثابت ہے کہ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو بھی ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔ **فوائد:** ❀ کامیاب ازدواجی زندگی کا راز یہ ہے کہ خاوند کی نظر میں توازن ہو، وہ بیوی کے منفی پہلو دیکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے مثبت پہلوؤں کو بھی سامنے رکھے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس میں بہت زیادہ خیر پیدا کر دیتا ہے۔ ❀ جب آدمی اپنی بیوی سے خلوت اختیار کر لے تو اس کا حق مہر ثابت ہو جاتا ہے، پھر اس کے لیے جائز نہیں کہ اس سلسلے میں زیادتی کرے یا اسے واپس لینے کی طمع رکھے حتی کہ اگر علیحدگی اور طلاق کا ارادہ ہو تو بھی حق مہر واپس نہ لے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے آباء واجداد کی بیویوں سے نکاح حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ ایسی بے حیائی ہے جو عقل و شعور اور فطرت سلیمہ رکھنے والا انسان کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے کہ کن عورتوں سے نکاح جائز ہے اور کن سے حرام ہے، چاہے اس کا تعلق نسبی رشتوں سے ہو یا سسرالی یا رضاعی رشتوں سے ہو اور اس کا مقصد ان رشتوں کی تعظیم اور انھیں زیادتی سے محفوظ رکھنا ہے۔